جلد ۴۸/۱۳ | ۹ ہجرت ۱۳۳۸ ہش ۹ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۰۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق دعائی تحریک

ربوہ ۸ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۰ اپریل ۱۹۵۹ء کو خطبہ عید الفطر میں فرمایا تھا:۔

"میں نے تجربہ کیا ہے اور پہلے بھی کئی بار بیان کر چکا ہوں کہ جن دنوں دوست خاص طور پر دعا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فضل نازل کر دیتا ہے۔ اور طبیعت میں دلیری اور امنگ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بیماری میں بھی کمی آ جاتی ہے"۔

سو احباب کو چاہیئے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے، اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

مکانوں اور دکانوں کے انتقال سے متعلق سٹلمنٹ سکیم پر آئندہ ہفتہ سے عمل شروع ہو جائیگا

سٹلمنٹ کمشنر مسٹر ریاض الدین احمد کی طرف سے طریق کار کی وضاحت

لاہور ۸ مئی۔ مسٹر ریاض الدین احمد سی۔ ایس۔ پی کمشنر سٹلمنٹ و آبادکاری حکومت مغربی پاکستان نے کل یہاں محکمہ سٹلمنٹ کے ایڈیشنل کمشنروں کی کانفرنس میں بتایا . . . . کہ مکانوں اور دکانوں کے انتقال سے متعلق سٹلمنٹ سکیم کا آغاز آئندہ ہفتہ کر دیا جائے گا۔ اور اس کے فوراً بعد متروکہ مکانات اور دکانوں کے قانونی طور پر قابض دعویداروں سے سی۔ ایچ۔ او اور سی۔ ایچ۔ فارم طلب کئے جائیں گے۔

مسٹر ریاض الدین احمد اس ہال میں ایڈیشنل کمشنران بحالیات کی کانفرنس کے پہلے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ بحالیات کے کام کے پہلے مرحلہ پر بے دخلیاں کم سے کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی غیر دعویدار کسی مکان پر قابض ہو یا کسی دکان میں کاروبار کر رہا ہو تو اسے اس جگہ سے نہیں نکالا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ اس کی قیمت (بازار کے موجودہ نرخوں کے مطابق) ادا کرنے پر رضامند ہو۔ اسی طرح متروکہ مکانات پر قابض مقامی لوگوں کو بھی ان مکانات پر قابض رہنے کا موقعہ دیا جائے گا بشرطیکہ وہ جائداد دس ہزار روپے یا اس سے کم مالیت کی ہو۔

وقف جائدادوں کے لئے سکیم

بیان جاری رکھتے ہوئے سٹلمنٹ کمشنر نے کہا کہ ایسی متروکہ جائدادوں کا تصفیہ ایک علیحدہ سکیم کے تحت کیا جائے گا۔ جن کا تعلق وقف . . . . خیراتی اداروں سے ہے۔ اس سکیم کا اعلان عنقریب کر دیا جائیگا مقبوضہ جموں و کشمیر کے مہاجرین کی آبادکاری سے متعلق ایک سکیم بھی جلد ہی مکمل ہو جائے گی اس سکیم سے واضح ہو جائے گا۔ کہ ان کی بحالی کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

ساڑھے تین لاکھ دعاوی

کمشنر بحالیات نے اجلاس میں بتایا کہ ایک عام تخمینہ کے مطابق ۳½ لاکھ دعویداروں نے اپنے دعاوی رجسٹر کرائے ہیں۔ اور بحالیات کے کام کے دوران ۲۴ لاکھ سے زائد اشخاص کی بحالی کے متعلق مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس کے علاوہ متعدد غیر دعویدار بے خانماں اشخاص اور درمیانہ درجہ کے مقامی خاندانوں کے مسئلہ سے بھی نپٹنا پڑے گا۔ آپ نے کہا کہ اگرچہ بے خانماں اشخاص کی بحالی کا کام ایک بہت بڑا مسئلہ ہے مگر نئی حکومت اس مسئلہ کو حل کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔

نقد معاوضہ کا اہتمام

مسٹر ریاض الدین نے کہا کہ وہ لوگ جو آبادکاری کے کام کی مدت کے دوران میں کوئی جائداد حاصل کرنے میں ناکام ہو جائیں گے انہیں نقد معاوضہ دینے کا دارومدار نیلام کی پالیسی کی کامیابی پر ہے۔ آپ نے بتایا کہ تقریباً آٹھ سو رجسٹرڈ فیکٹریوں کا نیلام ہوتا ہے۔ اور توقع ہے کہ اس طرح معاوضہ کے نقد خاطر خواہ رقم جمع ہو جائے گی۔

بڑی عمارتوں اور سینماؤں کا نیلام

آپ نے مزید کہا کہ نیلام کی سکیم کے پہلے مرحلے کے دوران میں موٹی اور سر بمہر فیکٹریاں نیلام کی جائیں گی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

فارم اے کے کاغذات
اوتھ کمشنروں کو تصدیق کا اختیار

کراچی ۸ مئی۔ وزیر بحالیات کی طرف سے ذیل کا پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے۔

یہ بات محسوس کی گئی ہے کہ دعوے گزار دو فارم اے میں اپنی درخواستوں کے ساتھ جو دستاویزیں منسلک کرتے ہیں۔ ان کی تصدیق کے موجودہ انتظامات کافی نہیں ہیں۔ اب عوام کو مزید سہولت بہم کرنے کی غرض سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اوتھ کمشنروں کو یہ اجازت دے دی جائے کہ وہ آبادکاری کے مقاصد کے لئے دستاویزات کی نقول کی تصدیق کر دیا کریں۔ چنانچہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ اوتھ کمشنروں کے تصدیق شدہ کاغذات تمام ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنروں کے لئے قابل قبول ہوں گے۔

محترم مولوی غلام رسول صاحب افغان وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۸ مئی۔ محترم مولوی غلام رسول صاحب افغان (کشمیر فروش قادیان) مورخہ ۶ مئی ۱۹۵۹ء بروز بدھ نرکانہ صاحب میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم مولوی صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۲ء میں حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ قبول احمدیت سے قبل آپ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مریدوں میں سے تھے۔ آپ ۱۹۰۳ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ اور وہیں رہائش اختیار کر لی تھی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۰ مئی صبح ۶ بجے شروع ہونا ہے جو احباب اپنے بچوں کے لئے تبلیغی و دینی لائن پسند کرتے ہیں وہ اس تاریخ کو انٹرویو کے لئے اپنے بچوں کو بھجوا دیں۔ انٹرویو سے قبل فارم داخلہ پر کرنا ضروری ہے۔ جو دفتر سے مل سکتا ہے۔ کم سے کم تعلیم پرائمری ضروری ہے۔

نوٹ:۔ جن طلباء نے امسال میٹرک ایف۔ اے۔ یا بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ ان کا داخلہ نتیجہ نکلنے کے بعد بھی ہو سکے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۹ مئی ۱۹۵۹ء

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

ایک معاصر "کمیونزم اور پاکستان" کے زیر عنوان اس خطرہ کے متعلق بحث کرتا ہوا جو کمیونزم کے بڑھتے ہوئے طوفان کی وجہ سے پاکستان کو اس وقت لاحق ہو رہا ہے لکھتا ہے۔

"بدقسمتی سے اس وقت ہمارے ہاں اس پہلو سے ایک وسیع خلا موجود ہے ملک میں کوئی نظریاتی تحریک موجود نہیں ہے۔ اگرچہ ہم اسلام کی آئیڈیالوجی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور گاہے گاہے اس ایمان کا اعادہ بھی زبان سے کرتے ہیں لیکن نہ ہمارے عوام میں یہ نظریاتی شعور اتنا گہرا ہے کہ کمیونزم کی کامیاب مقاومت کر سکے۔ اور نہ خواص ہی نے اسے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے، کہ وہ اس کی راہ میں حائل ہو جائیں اس لئے قبل اس کے کہ خطرہ ہمیں دو یا تین اطراف سے آگھیرے ہمیں اس خلا کو بھرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ اگر ہمارے ہاں ایک زبردست نظریاتی تحریک (اور ظاہر ہے کہ وہ اسلام کی بنیادوں پر ہی ہو سکتی ہے کہ پاکستان کا مقصد بھی یہی تھا) موجود ہو ہمارے عوام کی رگ و پے میں یہ نظریہ رچ بس چکا ہو اور ہمارے خواص ذہنی و عملی طور پر اس نظریہ کی برتری پر ایمان رکھتے ہوں تو کمیونزم کے سمندر سے اٹھنے والی موجیں ہماری سرحدوں سے بھی آٹکرائیں تو ہمیں کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سرحدوں کے اندر کوئی ایسا خلا موجود نہیں ہوگا جس کو بھرنے کے لئے یہ موجیں آگے بڑھ سکیں گی۔ یا ہمارے اندر سے ہی کوئی ہم رنگ طوفان اٹھا سکیں گی۔ لیکن اس خلا کی موجودگی میں کسی تدبیر کے موثر اور کارگر ہونے پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف ملکوں میں کمیونزم کے غلبے کی داستان اس پر شاہد ہے۔"

ہم معاصر سے سو فیصدی اس میں متفق ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ ایسی تحریک جو کمیونزم کی کامیاب مقاومت کر سکے پیدا کس طرح ہو۔ جیسا کہ معاصر نے کہا ہے اگر اسلام کا شعور ہمارے عوام و خواص کا اوڑھنا بچھونا بن جائے۔ اور ہم صرف نام کے مسلمان نہ ہوں بلکہ اسلامی اصول ہمارے رگ و پے میں رچ گئے ہوں۔ تو صرف اسی وقت عمل وہ قوت پیدا ہو سکتی ہے۔ جو کمیونزم کی موجوں کا مونہہ موڑ سکتی ہے۔ لہٰذا جہاں تک خواہش کا تعلق ہے یہ خواہش بڑی اچھی ہے کہ ہم اسلام کے نشہ سے سرشار ہوں۔ تاکہ کوئی ایسا خلا موجود نہ رہے۔ جس کو کمیونزم پُر کرنے کے لئے آگے بڑھ آئے۔ یہ خواہش بہت اچھی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہمارے ملک کی وہ حالت ہے جس کو معاصر نے واضح کیا ہے۔ بلکہ صرف ہمارے ملک کی ہی یہ حالت نہیں۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ تمام اسلامی ممالک کی یہی حالت ہے۔ چنانچہ کمیونزم عرب دنیا کے لئے ایک عظیم خطرہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جیسا کہ بقول معاصر عراق میں کمیونسٹوں کے غلبہ سے معلوم ہوتا ہے۔

یہ بھی درست ہے کہ کمیونزم مشرق و مغرب میں اسی جگہ کامیاب ہو رہا ہے، جہاں اس کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی جاندار ٹھوس تحریک سامنے نہیں ہوتی۔ یہ بھی درست ہے جیسا کہ معاصر نے کہا ہے۔

"کمیونزم کی روک تھام کی کوششیں جہاں بھی ہوئی ہیں۔ قانون اور آرڈیننس کے ذریعہ ہوئی ہیں ......

اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ قانون اور آرڈیننسوں کے دباؤ سے کمیونسٹ دب کر زیر زمین چلے گئے۔ جہاں ان کی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں اور جب ملک کسی اقتصادی یا سیاسی بحران میں مبتلا ہوا۔ تو یہ اس نظریاتی خلا کو بھرنے کے لئے میدان میں نکل آئے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی جاندار تحریک جبر سے مٹائی نہیں جا سکتی۔ اور اس کے برعکس نہ کوئی تحریک ہمیشہ کے لئے بالجبر ٹھونسی جا سکتی ہے۔ پائیدار تحریک وہی ہوتی ہے جس کے نقوش دلوں کی گہرائیوں تک اتر جائیں۔ اس لئے جو لوگ یہ رائے رکھتے ہیں۔ کہ کسی تحریک کو حکومت اور اقتدار کی باگیں ہاتھ میں لیکر کسی ملک میں مستحکم کیا جا سکتا ہے غلطی پر ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے لئے جب تک طاقت ہاتھ میں رہے بظاہر کامیابی ہوتی ہے۔ لیکن جب ملک بحران سے دوچار ہوتا ہے تو انقلاب ہو جاتا ہے۔ اور انقلاب میں اگر طاقت کسی دوسری تحریک کے قبضہ میں چلی جائے۔ تو وہ برسر اقتدار آ جاتی ہے۔ اور یا ملک میں انارکی پھیل جاتی ہے۔ اور ملک بیرونی کا شکار ہو جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ معاصر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کوئی تحریک اسی وقت کمیونزم کے امڈتے ہوئے طوفان کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جب یہ عوام و خواص کے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہو۔ لیکن صرف یہ کہہ دینے سے کہ کمیونزم بھی ایک نظریاتی تحریک ہے اور اسلام بھی ایک نظریاتی تحریک ہے یہ مشکل حل نہیں ہو جاتی۔ کمیونزم ایک دنیاوی تحریک ہے اس کا تعلق سراسر مادیات سے ہے۔ اور کسی ملک میں طبقاتی سوال پیدا کرکے عوام میں اس کو مقبول کرانا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ لیکن اسلامی تحریک جس کی بنیاد مابعد الطبیعاتی حقائق کے یقین محکم پر ہے۔ اس کو مقبول بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو خاص ذرائع رکھے ہیں۔ ان ذرائع کے بغیر عوام و خواص کے رگ و پے میں یہ اتاری نہیں جا سکتی۔ اور نہ وہ نتیجہ پیدا کر سکتی ہے جس نتیجہ کے پیدا کرنے کے لئے ایسی تحریک کی ضرورت ہے۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اسلامی تحریک کو بھی محض کمیونزم کی تحریک کی طرح ایک دنیوی اور مادی تحریک کے طور پر پیش کیا جائے تو ہو سکتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے لئے طاقت کے زور سے یہ کمیونزم کی طرح کامیاب بھی ہو جائے۔ لیکن یہ عارضی کامیابی بے معنی ہے۔ کیونکہ ایسی تحریک دوسری مادی تحریکوں کی طرح پائیدار صورت اختیار نہیں کر سکتی اسلامی تحریک کی بنیاد ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد پر ہے۔ جب تک عوام و خواص کو اللہ تعالیٰ اور معاد پر ایمان محکم یعنی حق الیقین حاصل نہ ہو۔ جس طرح ایک کمیونسٹ کو روٹی کی موجودگی پر حق الیقین ہوتا ہے۔ یہ تحریک فعال نہیں ہو سکتی۔ کمیونزم میں جو فعالیت ہے۔ وہ اس وجہ سے ہے کہ جو مقاصد وہ پیش کرتا ہے۔ وہ حواس ظاہری سے محسوس ہو سکتے ہیں۔ اور انسان اس پر ٹھوس یقین فوراً حاصل کر لیتا ہے۔ ایک بھوکا آدمی جو بھوک سے نحیف و کمزور بھی ہو۔ جب اس کو کہا جائے کہ فلاں جگہ روٹی ملے گی۔ تو اس کے قویٰ میں فوراً قوت آ جاتی ہے۔ اور اعضاء میں خود بخود حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اٹھ کر وہاں پہونچ جاتا ہے۔ جہاں روٹی ملتی ہے اسی طرح ایک مومن میں اسی وقت فعالیت پیدا ہوگی جب اللہ تعالیٰ اور معاد کے لئے وہی تڑپ اور جوش پیدا ہو جو ایک بھوکے کے دل میں روٹی کے لئے ہوتا ہے۔

چنانچہ معاصر کا یہ کہنا درست ہے کہ

"ہمارے عوام کی رگ و پے میں یہ (اسلامی) نظریہ رچ بس چکا ہو اور ہمارے خواص ذہنی و عملی طور پر اس نظریہ کی برتری پر ایمان رکھتے ہوں ...."

اس مرحلہ پر ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ کہ اگر ایسا ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد خود بخود یا صرف انسانی تدابیر اور صرف خواہشات سے پیدا ہو سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کرنے کی کیا ضرورت تھی اور قرآن مجید نازل کرنے کی کیا ضرورت تھی اور آج؟

آج یہ حالت ہے کہ باوجودیکہ قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ موجود ہے بقول معاصر

"اگرچہ ہم اسلام کی آئیڈیالوجی پر ایمان رکھتے ہیں اور گاہے گاہے اس ایمان کا اعادہ بھی زبان سے کرتے ہیں۔ لیکن نہ ہمارے عوام میں یہ نظریاتی شعور اتنا گہرا ہے۔ کہ کمیونزم کی مقاومت کر سکیں اور نہ خواص ہی نے اسے اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے کہ وہ اس (کمیونزم) کی راہ میں حائل ہو جائیں"

یہ ابھی اصل حالت کا صحیح بیان نہیں ہے۔ پھر بھی اس صورت کو مدنظر رکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ حالت یونہی خواہشات سے بدل سکتی ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ میں آج تمام دنیا کی یہ حالت ہے۔ کہ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

اور اسلام چاروں طرف سے کفر کے نرغے میں آیا ہوا ہے۔ ایک طرف بت پرستانہ ادیان کا زور ہے۔ تو دوسری طرف الحاد کا اژدھا منہ کھولے ہوئے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ کیا ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عقلمندوں کی تدابیر کے سہارے پر چھوڑ دیا ہے؟

اگر ہم کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تجدید و احیائے دین کا اللہ تعالیٰ نے ایک پروگرام بیان فرمایا ہے۔ کیا اس پروگرام کو نظر انداز کرکے ہم فلاح پا سکتے ہیں۔ اور اسلامی تحریک کو محض اپنی عقلی تدابیر اور تجاویز کے بل بوتے پر جاندار اور فعال بنا سکتے ہیں۔ ایسی جاندار اور فعال کہ جو ان عناصر کو میدان میں شکست دے سکے جو کمیونزم وغیرہ الحادی اور خالص دنیاوی تحریکوں کی صورت میں دین پر چاروں طرف سے حملہ کر رہی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ایسا ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید میں یہ دعا کیوں سکھاتا کہ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

افسوس ہے کہ اب صرف إِيَّاكَ نَعْبُدُ تک ہی سوچا جاتا ہے اور إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کا خانہ خالی چھوڑ دیا جاتا ہے یہ رجحان کمیونزم ایسی دنیوی تحریکوں کا عکس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ ۔ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۱۱)

چھبیسواں معجزہ

صفت خلق کا ایک اور معجزہ بھی بڑا عجیب معجزہ ہے ۔ حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کمرے میں لیٹے ہوئے تھے اور میں پاؤں دبا رہا تھا ۔ کہ میں نے حضور کے ٹخنوں پر سرخی کا ایک قطرہ گرا دیکھا ۔ بعد میں میں نے دیکھا کہ وہ نشانات میری ٹوپی اور حضور کے کرتے پر بھی ہیں ۔ میں حیران ہوا کہ یہ سرخی کہاں سے آئی ۔ میں نے چھت پر نگاہ ڈالی کہ کہیں کوئی چھپکلی نہ کٹ گئی ہو ۔ اور یہ اس کے خون کا قطرہ ہو لیکن چھت بالکل صاف تھی اور کسی جگہ سے کوئی نشان سرخی کا نظر نہ آتا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد حضور جاگے تو میں نے دریافت کیا ۔ حضور نے پہلے تو ٹالا ۔ لیکن میرے اصرار پر بتایا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نے کچھ کاغذات دستخطوں کے لئے خدا کے حضور پیش کئے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر دستخط کئے ہیں ۔ اور جب قلم جھڑکی تو یہ سرخی کے قطرے گرے ۔

نادان یہ سوچتا ہے کہ خدا بھی مجسم ہو سکتا ہے اور اگر اس نے دستخط کئے تھے تو کیا پورا رنگ قلم میں لے نہ سکتا تھا چھڑکنے کی کیا ضرورت تھی ۔ حالانکہ رؤیا رؤیا ہے اور ہزاروں اولیاء اللہ نے خدا تعالیٰ کو تمثیلی صورت میں دیکھا ہے ۔ انبیاء کی خوابیں وحی کی طرح ہی سچی ہوتی ہیں ۔ اگر یہ تمثیل صرف تمثیل ہی رہتی اور دستخطوں کا مادی ثبوت کوئی موجود نہ ہوتا تو یہ خیال آ سکتا تھا کہ یہ صرف تخییل کا نتیجہ ہے حقیقت کچھ نہیں لیکن سرخی کے چھینٹوں کا حضور کے ٹخنے، کرتے اور منشی عبداللہ کی ٹوپی پر پڑنا اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ یہ رؤیا محض تخییل نہ تھا بلکہ ایک حقیقت تھی ۔ خدا جو قادر ہے جو تمثل اختیار کر سکتا ہے وہ سرخ رنگ بھی پیدا کر سکتا ہے ۔ بات چھوٹی سی تھی لیکن وہ سرخی کے قطرے ایک عظیم الشان نشان صفت خلق کے تھے ۔

وہ خدا جس نے زمین و آسمان اور بے شمار ستارے پیدا کئے اور بے شمار نظام ہائے شمسی فضا میں پھیلائے وہ بعض اوقات صرف ایک ادنیٰ سی چیز کے خلق سے اپنے محبوب چہرے کی جھلکی دکھا دیتا ہے ۔ یہ سرخ چھینٹے بھی ایسی ہی ایک جھلکی تھے اور خدا کو ڈھونڈنے والوں کے دلوں میں ایک آتش ڈال دیتے ہیں ۔

سچ یہی ہے کہ وہ ہر آن اپنے بندوں کے لئے مسبب الاسباب ہونے کی حیثیت سے اپنا چہرہ دکھاتا رہتا ہے اور جہاں کسی کام کے لئے جملہ اسباب مفقود ہوں اور دل مایوسی کی تاریک رات میں چھپ گیا ہوا ہو وہاں وہ نئے اسباب پیدا کر کے جب سالک کو کامیابی کا منہ دکھاتا ہے تو وہ بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ بے شک خدا ہے اور وہ خالق و مالک ہے ۔

حضرت منشی عبداللہ صاحب ایک نہایت متقی، راستباز اور زیرک و دانا انسان تھے انہوں نے اپنی طرف سے اس کمرے کی پوری جانچ پڑتال کی کہ وہ یقیناً سرخی ہی کے قطرے تھے ۔ نہ چھت پر سے کہیں سے گر سکتے تھے نہ چھت کے نیچے سے کسی جگہ سے آ سکتے تھے نہ وہاں کسی اور رستے سے وہ سرخی آ سکتی تھی ۔ وہ قطرے قطعاً خون کے قطرے نہ تھے کیونکہ حضرت منشی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے وہ کرتہ حضور سے مانگ لیا تھا اور حضور نے اس شرط پر عطا فرمایا تھا کہ ان کی وفات پر ان کے ساتھ وہ کرتہ دفن کر دیا جائے ۔ اگر وہ چھینٹے سرخی کے نہ ہوتے بلکہ خون کے ہوتے تو بو دیتے ۔ ان کا رنگ بدل جاتا ۔ لیکن اس مجلس میں بھی سینکڑوں احباب موجود ہیں جنہوں نے وہ کرتہ دیکھا اور اس پر نشانات کا مشاہدہ کیا ۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ خون کے چھینٹے تھے سرخی کے نہ تھے ۔ یہ سرخی سالکوں کے چہرے کا ایک غازہ تھا ۔ مبارک تھا وہ جس نے یہ نشان دیکھا اور مبارک تھا وہ خدا کا مسیح جس کے ذریعے خالق و قادر خدا کا چہرہ دکھایا گیا ۔ اللّٰھم صلّ علی محمدٍ وعلیٰ اٰل محمدٍ وعلیٰ عبدک المسیح الموعود ۔

خدا کی صفت خلق کی نسبت میں انہی دو معجزات پر بس کرتا ہوں ورنہ اور بھی نشانات ایسے ہی بیان کئے جا سکتے ہیں ۔

اب میں اس صفت کا ذکر کرتا ہوں جس کی ضرورت قریباً ہر فرد کو زندگی میں پیش آتی رہتی ہے ۔ اور وہ صفت شافی ہے ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں خدا نے سینکڑوں معجزات شافی ہونے کے دکھائے ۔

ظاہر ہے کہ حضور کے لاکھوں متبعین میں سے سینکڑوں مشکل اور ناقابل علاج امراض میں گرفتار ہوئے ہوں گے ۔ اور حضور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دی ۔ اس صفت کا اظہار حضور علیہ السلام کے زمانے میں بڑی ہی شان سے ہوا ۔ لیکن میں یہاں صرف چند واقعات بیان کرتا ہوں ۔

ستائیسواں معجزہ

اوّلاً میں یہ بات بھی عرض کرتا ہوں کہ حضور خود دائمی طور پر اسہال، دوران سر اور ذیابیطس کے امراض سے بیمار رہتے تھے ۔ میں تفصیلاً یہ بیان کر چکا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح معجزانہ طور پر چھہتر سال سے زیادہ لمبی زندگی آپ کو عطا کی اور بار بار جب امراض نے مہلک حملے کئے تو حضور کو شفا عطا کی چنانچہ ۱۹۰۶ء میں ایک دفعہ حضور کا نصف حصہ سفل بدن بے حس ہو گیا اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی ۔ حضور کو خیال گزرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں ۔ ساتھ ہی سخت درد تھی ۔ دل میں گھبراہٹ تھی کروٹ بدلنا مشکل ۔ اس تکلیف کی حالت میں حضور نے شماتت اعداء کے خیال سے دعا کی کہ موت تو ایک دن ضرور آنی ہے ۔ مگر موت بے وقت نہ ہو ۔ حضور کو تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا ۔ انّ اللّٰہ علیٰ کلّ شیءٍ قدیر ان اللّٰہ لا یخزی المؤمنین ۔ حضور فرماتے ہیں کہ بس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں سچ بولتا ہوں یا افترا کرتا ہوں کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹے بعد مجھے نیند آ گئی اور پھر یکدفعہ جو آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ میں بالکل تندرست ہوں ۔ مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم دیکھ کر رونا آیا کہ وہ کیسا قادر خدا ہے ۔ اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اس کے کلام قرآن شریف پر ایمان لائے اور اس کے رسولؐ کی پیروی کی ۔

اٹھائیسواں معجزہ

اسی طرح حضورؑ ایک دفعہ قولنج زحیری سے بیمار ہوئے اور سولہ دن اجابت کی بجائے خون آتا رہا ۔ اور سخت درد تھا جو بیان سے باہر ہے ۔ انہیں دنوں میں شیخ رحیم بخش صاحب مرحوم جو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے والد تھے حضورؑ کی عیادت کے لئے آئے اور حضورؑ کی نازک حالت دیکھی ۔ اور حضورؑ نے سُنا کہ وہ بعض لوگوں کو کہہ رہے تھے کہ آجکل یہ مرض وبا کی طرح پھیل رہی ہے اور بٹالہ میں وہ ابھی ایک جنازہ پڑھ کر آئے ہیں جو اسی مرض سے فوت ہوا ہے ۔ اسی دن محمد بخش نام ایک حجام قادیان کا رہنے والا اسی مرض سے بیمار ہوا اور آٹھویں دن مر گیا ۔ حضور کی مرض پر جب سولہ دن گزر گئے تو آثار ناامیدی کے ظاہر ہو گئے اور حضور کے بعض عزیز دیوار کے پیچھے روتے تھے اور حضور کو تین مرتبہ سورۃ یٰسین سُنائی گئی ۔ جب مرض اس نوبت تک پہنچ گئی تو خدا تعالیٰ نے حضور کے دل میں القا کیا [illegible] کہ اور علاج چھوڑ دیں اور دریا کی ریت جس کے ساتھ پانی بھی ہو تسبیح اور درود کے ساتھ اپنے بدن پر ملیں ۔ بہت جلدی دریا سے ریت منگوائی گئی اور حضور سُبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سُبحان اللّٰہ العظیم اور درود شریف کے ساتھ اس ریت کو بدن پر ملتے رہے ۔ ہر ایک دفعہ جو جسم پر وہ ریت پہنچتی بدن آگ سے نجات پاتا ۔ صبح تک وہ تمام مرض دور ہو گیا اور صبح کے وقت الہام ہوا وان کنتم فی ریبٍ ممّا نزّلنا علیٰ عبدنا فأتوا بشفاءٍ من مثلہٖ ۔

انتیسواں معجزہ

اسی طرح ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی نسبت حضورؑ کو خواب میں دکھلایا گیا کہ ان کی زندگی کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہیں ۔ اس خواب کے بعد وہ یکدم سخت بیمار ہو گئے ۔ یہاں تک کہ صرف ہڈیاں باقی رہ گئیں اور اس قدر دُبلے ہو گئے کہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے پتہ نہ لگتا تھا کہ چارپائی پر بیٹھے ہیں یا چارپائی خالی ہے ۔ پاخانہ پیشاب بھی اوپر ہی نکل جاتا تھا ۔ اور بیہوشی کا عالم رہتا تھا ۔ حضور علیہ السلام کے والد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب جو ایک نامور اور حاذق طبیب تھے نے کہہ دیا کہ یہ حالت یاس و ناامیدی کی ہے ۔ حضور نے ایسی حالت میں خدا کی قدرت اور اس کے شافی ہونے کے نشان دیکھنے کے لئے دعا شروع فرما دی ۔ اور دل میں مقرر فرمایا کہ حضور تین باتوں میں اپنی معرفت بڑھانا چاہتے ہیں اوّل یہ کہ کیا حضرت عزت میں حضور اس لائق ہیں کہ حضور کی دعا قبول ہو جائے ۔

دوسرے یہ کہ کیا وعیدی خوابوں اور الہاموں میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے ۔

تیسرے یہ کہ کیا اس درجے کا بیمار بھی دعا کے ذریعہ اچھا ہو سکتا ہے ؟ غرض حضور نے دعا شروع فرمائی اور فرماتے ہیں کہ ”قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دعا کے ساتھ ہی تغیر

شروع ہو گیا۔ اور اس اثناء میں حضور نے ایک خواب میں دیکھا کہ مرزا غلام قادر صاحب مرحوم دالان میں اپنے قدموں سے چل رہے ہیں۔ حالانکہ حالت یہ تھی کہ کروٹ بھی دوسرا شخص بدلتا تھا۔ خدا تعالےٰ نے ہر سہ امور مذکورہ بالا میں حضور کی معرفت کو بڑھایا۔ دعا قبول ہوئی مرزا غلام قادر صاحب پندرہ سال اور زندہ رہے۔ اور پھر فوت ہوئے اور اس طرح یہ امر بھی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ وعیدی الہاموں اور خوابوں کو دعا سے بدل دیتا ہے۔

تیسواں معجزہ

اسی سلسلہ میں ایک اور واقعہ وعیدی الہاموں کو دعا سے بدلنے سے بھی بہت بڑھ کر ظہور پذیر ہوا اور وہ یہ تھا کہ خدا تعالےٰ درحقیقت احیاء موتیٰ بھی اپنے مقبولین کی دعا کے نتیجہ میں کیا کرتا ہے۔ اور تقدیر مبرم کو بھی دعاؤں سے بدلتا اور شفاعت کی اجازت دیتا ہے وہ واقعہ یہ ہے کہ حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کے ایک صاحبزادہ عبدالرحیم خان صاحب ایک دفعہ شدید تپ محرقہ میں مبتلا ہوئے اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا کہ وہ مردہ کے حکم میں تھے حضرت علامہ نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جیسے بےنظیر طبیب معالج تھے۔ ان کے خیال میں بھی ظاہری طور پر زندگی کی کوئی امید نہ تھی اس وقت حضور نے بیمار کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے تب حضور نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں اس کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ تب حضور خاموش ہو گئے بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا انک انت المجاز۔ تب حضور نے دعا فرمائی جو خدا نے قبول فرمائی اور بیمار گویا قبر میں سے نکل کر باہر آ گیا۔ میاں عبدالرحیم خاں صاحب اس قدر لاغر ہو گئے تھے کہ مدت دراز کے بعد اپنے اصلی بدن پر آئے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں موت کی حالت سے نکال کر زندگی عطا کی اور وہ آج بھی زندہ موجود ہیں۔ یقیناً احیاء موتیٰ کے معجزات اس سے آگے نہیں جا سکتے۔ قبروں میں مدفون لوگ اگر واپس آئیں تو ایمان کی کوئی قیمت ہی باقی نہ رہے

اکتیسواں معجزہ

واقعہ تقدیر مبرم کے ٹلنے کا تھا ایسا ہی

ایک اور واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں اسباب کے لحاظ سے ایسی تقدیر مبرم جاری ہو چکی تھی لیکن وہ خدا جس کی نسبت قرآن کریم میں بیان ہے۔ واللہ غالب علیٰ امرہ اس نے ایک واقع شدہ امر کو اپنے محبوب کے تضرع کی بناء پر بدل دیا۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ایک صاحب عبدالکریم ولد عبدالرحمٰن صاحب آف حیدرآباد دکن جو قادیان کے مدرسے کے ایک طالب علم تھے۔ قضاء قدر سے ان کو ایک سگ دیوانہ نے کاٹ لیا۔ حضور نے ان کو معالجے کے لئے کسولی بھیج دیا۔ جہاں ان کا علاج ہوتا رہا۔ جب وہاں سے واپس پر قادیان میں ان پر تھوڑے دن گذرے تو ان میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتوں کے کاٹنے سے ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ مریض پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص یہ سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹے کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اسے بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں احتیاط سے علیحدہ رکھا گیا اور کسولی کے ڈاکٹروں سے بذریعہ تار علاج دریافت کیا جس کا جواب بذریعہ تار آیا کہ

Sorry nothing can be done for Abdul Karim.

اس مایوسی کی حالت میں حضور کا دل اس غریب الوطن بےکس بچے کے لئے سخت بےقرار ہوا۔ کیونکہ وہ لڑکا قابل رحم تھا۔ اگر وہ مر جاتا تو اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوتی۔ اس لئے حضور کے قلب مبارک میں خوارق عادت توجہ پیدا ہوئی۔ جو ایسی تھی کہ قریب تھا کہ اس سے مردے زندہ ہو جائیں۔ حضور نے لکھا ہے کہ اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور توجہ انتہا تک پہنچ گئی۔ اور درد نے پورا تسلط حضور کے دل پر کر لیا۔ تب وہ بیمار جو درحقیقت مردہ تھا۔ زندہ ہونا شروع ہوا اسے پانی دیا گیا تو اس نے بلاخوف پی لیا۔ بلکہ وضو کر کے نماز بھی پڑھی اور وہ خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ بکلی صحت یاب ہو گیا۔ تجربہ کار لوگ کہتے ہیں۔ کہ کبھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں تو پھر کوئی اس حالت سے جانبر ہو سکے۔ عبدالکریم صاحب ایک لمبا عرصہ اس بیماری کے بعد زندہ رہے۔ اور ابھی چند سال ہوئے ہیں وہ صاحب اولاد ہو کر فوت ہوئے ہیں ان کی زندگی میں یہ سارا واقعہ حضور نے اپنی کتاب میں بیان کیا۔ اور لاکھوں انسانوں نے اسے پڑھا اور صدہا لوگ ابھی تک اس واقعہ کے زندہ گواہ موجود ہیں۔ ذالک ھو المحیی الموتیٰ

اس ضمن میں یہ معجزہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے بار بار یہ چیلنج کیا کہ مخالفین آئیں اور وہ بیماروں کی ایک بڑی تعداد اکٹھی کریں اور قرعہ اندازی سے انہیں تقسیم کریں پھر دیکھیں کہ حضور علیہ السلام کے سپرد ہونے والے بیمار بمقابلہ ساری دنیا کے دعاگوؤں کے مقابلہ میں جو حضور کے مقابلہ میں آئیں زیادہ صحت یاب ہو جائیں گے۔ یہ ایک ایسا امتحان تھا کہ قریباً قریباً سب پردے درمیان سے اٹھا دیتا اور خدا تعالےٰ کا بےنقاب چہرہ اس میں سے نظر آ جاتا ہے۔ لیکن کسی نے اس چیلنج کو قبول نہ کیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ حضور کی قوت توجہ دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ قوی اور مؤثر تھی۔ لیکن ساری دنیا کے دعاگوؤں کے مقابلے میں تو حضور کی توجہ کو غالب تو قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔ پس یہ نشان فیصلہ کن نشان تھا۔ حضور نے جنگ مقدس کے موقعہ پر بھی فرمایا کہ آؤ اسی طرح بیمار جمع لو اور قبولیت دعا کا مقابلہ کر لو۔ لیکن کوئی میدان میں نہ نکلا۔

قبولیت دعا کے یہ معجزات مومن کے حوصلے کو بہت ہی بلند کر دینے والے واقعات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبولیت دعا کا یہ حربہ دیگر مومنین کے ایمانوں کو از سر نو زندہ کیا۔ دعا زندگی کے ہر مرحلے اور زندگی کی ہر مشکلات میں مومنوں کا ایک عظیم الشان سہارا ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ اور کثرت سے صحابہ کرام کی صحبت میں بیٹھ کر یہ اثر لیا ہے کہ حضور علیہ السلام جب کسی بات پر یہ فرماتے کہ ہاں دعا کریں گے خدا قادر ہے تو پھر وہ مشکل لازماً حل ہو جاتی اور دعا قبول ہو کے رہتی۔ خدا کے قادر کی قدرت کا پرتو حضور کے وجود باجود پر اتنا جلی طور پر پڑا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ میں خدا کی مجسم قدرت ہوں۔ حضور کو الہاماً فرمایا گیا۔ انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون۔ یہ بغبار تکوین حضور کے اپنے اور حضور کے ذریعہ سے وابستگان کے کاموں میں نمایاں طور پر جاری و ساری نظر آتی ہے۔ کشتی نوح میں حضور فرماتے ہیں:۔

"جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے تب تیری دعا قبول ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بےشمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا

کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا۔ بلکہ تیری بدظنی ہی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بےشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی ہے۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالےٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔"

یہ وہ یقین ہے جو خدا تعالیٰ کے مسیح نے مردہ دلوں میں پیدا کیا اور انہیں زندہ کر دکھایا۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

جماعت احمدیہ گولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بعض شدید مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جماعت کو ان مشکلات سے نجات دے کر ترقی کے سامان پیدا فرمائے۔

مقبول حسین جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲) مکرم میر خلیل شاہ صاحب ریٹائرڈ ایکسائز انسپکٹر آف پٹیالہ حال سیالکوٹ کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے اپریشن ہو چکا ہے۔ جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد اسد اللہ قمر سنوری جنرل پریذیڈنٹ سیالکوٹ

تحریک وصیت ایک مستقل تحریک ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کرام، امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

— از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ —

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحی خفی کے ماتحت نظام وصیت کو جاری فرمایا۔ یہ کوئی وقتی اور ہنگامی تحریک نہ تھی۔ بلکہ اس کے جو اغراض و مقاصد (اشاعت اسلام۔ اشاعت علوم قرآن و کتب دینیہ اور امداد بیوگان و یتامیٰ وغیرہ) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت میں بیان فرمائے ہیں۔ وہ چونکہ دائمی ہیں۔ اس لئے یہ تحریک بھی دائمی ہے اور جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک کو ہمیشہ کے لئے زندہ اور جاری و ساری رکھے۔ اور اس میں کسی قسم کی کمزوری اور انحطاط پیدا نہ ہونے دے تاکہ وہ اغراض و مقاصد حاصل ہوتے رہیں۔ جو اس تحریک سے وابستہ ہیں

تین چار سال سے جب سے کہ سال میں ایک مرتبہ "ہفتہ تحریک وصیت" منانے کا فیصلہ ہے یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ گو وصایا کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال گذشتہ سال کی نسبت اضافہ تو ہوتا ہے مگر "ہفتہ تحریک وصیت" کے ختم ہوتے ہی اس تحریک میں وہ زور مدہم پڑ جاتا ہے جو "ہفتہ وصیت" کی تحریک کے دوران میں ہوتا ہے۔ اس سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ جماعت کا ایک حصہ اس تحریک کو رفتہ رفتہ صرف اسی ہفتہ کے ساتھ مخصوص نہ کر دے۔ اور باقی سارا سال اس سے تغافل برتے۔ حالانکہ یہ ایک ہفتہ جو تحریک وصیت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے بطور ریہرسل کے ہے اور ریہرسل کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو کام ہم نے آئندہ کرنا ہے اس کے لئے ایک معین وقت میں کچھ تیاری اور مشق کر لی جائے تاکہ وہ کام آئندہ خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام پذیر ہو۔ پس ہمارا فرض ہے کہ "ہفتہ تحریک وصیت" گذر جانے کے بعد بھی وصیت کی تحریک کو پورے جوش اور مخلصانہ جذبہ کے ساتھ چلاتے رہیں اور جماعت کے مخلص احباب کو جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی انہیں وصیت کرنے کے لئے ترغیب و تحریص دلاتے رہیں۔ ایسے غیر موصی احباب جماعت کے ہر طبقہ میں موجود ہیں۔ مردوں میں بھی ہیں اور عورتوں میں بھی ملازم پیشہ بھی ہیں اور تاجر بھی زمیندار بھی ہیں اور غیر زمیندار بھی متوسط الحال بھی ہیں اور صاحب جائیداد معقول احباب بھی یہ سب تحریک وصیت کے یکساں مخاطب ہیں۔

گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر (مطبوعہ الفضل ۲۰ اپریل صفحہ ۲) میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی تعداد کا اندازہ پندرہ لاکھ تک فرمایا ہے۔ پندرہ لاکھ کی تعداد میں سے اب تک قریباً ساڑھے پندرہ ہزار افراد کا نظام وصیت میں شامل ہونا جماعت کے مخلصین کے لئے ایک تازیانہ ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے تحریک وصیت کی وضاحت اور اشاعت جماعت کو پورے طور پر نہیں کی۔ اور جو مبارک اغراض و مقاصد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور حضور کے خلفاء کرام نے بیان فرمائے ہیں ان سے جماعت کا بیشتر حصہ ابھی ناواقف ہے بلاشبہ یہ فرض مرکزی دفتر کا بھی ہے اور جماعت کے مقامی عہدہ داروں کا بھی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی اہمیت کو جماعت کے سامنے کھول کر رکھیں۔ لیکن سلسلہ کے مبلغین کرام اور مربی صاحبان پر بہت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ مسئلہ وصیت کی اہمیت اور اس کے برکات و فیوض اور اس کے اغراض و مقاصد کو اپنی تحریروں اور تقریروں میں دوستوں کے ذہن نشین کرائیں اور انہیں وصیت کے لئے آمادہ کریں نیز جماعت کے عہدہ داروں کو بھی توجہ دلاتے رہیں کہ وہ اس تحریک کو سست نہ ہونے دیں۔ کیونکہ نظام نو کی تعمیر اس تحریک سے وابستہ ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش اور ارشاد ہے کہ:۔

> "وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلد بڑھیں ...... پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو"

نیز فرمایا:۔

> "یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے"

پس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علمائے کرام اور مربی صاحبان سے جن کو اللہ تعالیٰ نے اندرون اور بیرون پاکستان میں خدمت اسلام کی سعادت اور توفیق عطا فرمائی ہے۔ نیز جماعت کے امراء و صدر صاحبان سے میں بعد ادب و احترام التماس کرتا ہوں کہ اس طرف فوری اور کما حقہ توجہ فرمائیں وہ نظام نو جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ میں اور حضور کے دست مبارک سے رکھی گئی اس کی تعمیر اور تکمیل میں اب زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔ آپ اگر خود موصی ہیں۔ تو آپ کا موصی ہونا بے شک قابل ستائش ہے لیکن کوئی وجہ نہیں کہ اخلاص و ایمان کی جس لذت و حلاوت سے آپ خود لطف اندوز ہو رہے ہیں اس سے آپ کے دوسرے بھائی آپ کی آنکھوں کے سامنے محروم رہیں اور اس چشمہ شیریں سے دور بیٹھے رہیں جس سے آپ نے آب حیات پیا ہے۔ پس ایک ایک کو پکڑ کر اور محبت اور پیار سے سمجھا

(باقی صفحہ ۲ پر)

مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر اور مخلصین جماعت

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد فرانکفورٹ کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک آپ پڑھ چکے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ احباب جماعت اپنی روایات کو قائم رکھیں گے۔ اور جلد سے جلد اپنے وعدوں سے اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

احباب کے یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیئے کہ رقم کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے وعدہ حتی الامکان ایک یا دو ماہ میں ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں دوستوں کی توجہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس عظیم الشان سکیم کی طرف دلائی جاتی ہے۔ جس پر عمل کی صورت میں مساجد کی تعمیر کے لئے ایک بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ آج کل ربیع کی فصل کٹ رہی ہے اور چند دنوں تک گندم زمیندار احباب کے گھر آ جائے گی۔ امید ہے زمیندار احباب سب سے پہلے خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے مقررہ حصہ الگ کر دیں گے۔ اسی طرح تاجر۔ صناع۔ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان سے تعاون کی درخواست ہے

یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ ڈیڑھ صد یا اس سے اوپر رقم ادا کرنے والے دوستوں کے نام مسجد کی دیوار پر کندہ کئے جائیں گے۔ مندرجہ ذیل سکیم کے ماتحت ادا کرنے والے دوستوں کی طرف سے ادا کردہ رقم اسی ڈیڑھ صد روپے میں شمار کر لی جائیں گی۔ یعنی اگر ایک زمیندار دوست اپنی زمین کے رقبہ کے حساب سے مقررہ شرح کے مطابق مبلغ پچاس روپے ادا کرتے ہیں۔ تو مزید ۱۰۰/- روپے ادا کرنے کی صورت میں ان کا نام مسجد کی دیوار پر کندہ کر دیا جائے گا۔

آپ کے وعدہ کا انتظار ہے۔ فاستبقوا الخیرات

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

۱ - **بڑے تاجر**: مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ

۲ - **چھوٹے تاجر**: ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں

۳ - **ملازمین**: (الف) کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے۔ اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲۰ دیں

۴ - **وکلاء ڈاکٹر** اور پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

۵ - **کنٹریکٹر صاحبان** ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی۔

۶ - **صناع** مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ

۷ - **زمیندار** احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

۸ - مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر۔ مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بچے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں! (ناظر اعلیٰ)

عہدہ ـــــ نام عہدیدار

لبھے لکھاں والی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ - میاں ثناء اللہ صاحب

سیکرٹری مال - میاں محمد رمضان صاحب

سیکرٹری اصلاح وارشاد و تعلیم - مولوی اللہ رکھا صاحب

سیکرٹری زراعت چوہدری عبداللہ خانصاحب

اسلام آباد ضلع حیدرآباد سندھ

پریذیڈنٹ مولوی رحمت اللہ صاحب۔

سیکرٹری مال چوہدری مبارک احمد صاحب

سیکرٹری اصلاح وارشاد چوہدری عبدالسلام صاحب

چک ۵۵۹ گ-ب احمد آباد - ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ

سیکرٹری مال خورشید احمد صاحب باجوہ

امین مستری شہاب الدین صاحب۔

کریو - ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ چوہدری نذیر احمد صاحب

سیکرٹری مال مستری اللہ دتہ صاحب۔

چک ۵۴۳ E-B - ضلع ملتان

پریذیڈنٹ چوہدری بہال بخش صاحب

سیکرٹری مال چوہدری سلطان احمد صاحب

" اصلاح وارشاد - چوہدری نور محمد صاحب

" زراعت چوہدری اللہ داد صاحب۔

چک ۳۷۵ T-D-A ضلع مظفر گڑھ

پریذیڈنٹ چوہدری عطاء اللہ صاحب

سیکرٹری مال چوہدری عمر الدین صاحب۔

" اصلاح وارشاد چوہدری محمد عاشق صاحب

جاملکے - ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ ملک عطا محمد صاحب

سیکرٹری مال محمد لطیف صاحب۔

مظفر آباد - آزاد کشمیر

پریذیڈنٹ راجہ عطاء اللہ خانصاحب

سیکرٹری مال و امور عامہ }
" اصلاح وارشاد } خواجہ مختار احمد صاحب بٹ

دھرگ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری عنایت اللہ خانصاحب

جنرل سیکرٹری و امام الصلوٰۃ - میاں محمد اسمٰعیل صاحب

سیکرٹری امور عامہ - چوہدری ثناء اللہ صاحب

سیکرٹری اصلاح وارشاد و محاسب - چوہدری غلام رسول صاحب

سیکرٹری زراعت چوہدری محمد شریف صاحب

سیکرٹری ضیافت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب

بہاول نگر

پریذیڈنٹ - رانا محمد خانصاحب

سیکرٹری مال - ملک دوست محمد خانصاحب

سیکرٹری اصلاح وارشاد - شیخ محمود احمد صاحب

کرنڈی - ضلع خیرپور (سندھ)

پریذیڈنٹ - محمد یعقوب صاحب دوکاندار

سیکرٹری مال - شریف احمد صاحب ڈیرھوی

سیکرٹری امور عامہ چوہدری حبیب اللہ صاحب

سیکرٹری اصلاح وارشاد - مولوی عبدالمجید صاحب -

سیکرٹری تعلیم - حمیدالدین صاحب

مانگا چانگریاں - ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ مستری نظام الدین صاحب

سیکرٹری مال - عبدالکریم صاحب

چک ۳۴۴ W-B ضلع ملتان

پریذیڈنٹ چوہدری عبدالغنی صاحب

سیکرٹری مال چوہدری غلام محی الدین صاحب

امام الصلوٰۃ - چوہدری نذیر احمد صاحب

مرل ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری بہاول بخش صاحب

سیکرٹری مال نذیر احمد صاحب

" اصلاح وارشاد اللہ بخش صاحب

" زراعت احمدین صاحب

چک ۴۸ گ-ب ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ چوہدری علی احمد صاحب

سیکرٹری مال غلام احمد صاحب۔

چک ۲۹۶ ج-ب جہاپور - ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ - شیر محمد صاحب

سیکرٹری مال چوہدری کریم بخش صاحب

میانی خانانوالی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ حاجی خدا بخش صاحب

سیکرٹری مال ماسٹر محمد شریف صاحب

" اصلاح وارشاد مستری عبدالحکیم صاحب

سیکرٹری تعلیم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

سیکرٹری وصایا چوہدری غلام قادر صاحب

چک ۹۹ ج-ب ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ - چوہدری رحمت اللہ صاحب

وائس پریذیڈنٹ مستری محمد عبداللہ صاحب

سیکرٹری مال چوہدری نعمت اللہ صاحب

" امور عامہ عبدالوہاب صاحب

" اصلاح وارشاد ملک محمد دین صاحب۔

" تعلیم چوہدری نبی بخش صاحب

جتوئی ضلع ڈیرہ غازی خاں

پریذیڈنٹ ملک عبدالرحمٰن صاحب

سیکرٹری مال چوہدری عبدالسلام صاحب

سعد اللہ پور ضلع گجرات

پریذیڈنٹ مولوی غلام محمد صاحب مدرس

سیکرٹری مال بابو محمد الدین صاحب

" اصلاح وارشاد و تعلیم - بشیر احمد صاحب وڑائچ

محاسب و امین مولوی غلام محمد صاحب

رودہ ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ ایم نیاز احمد صاحب -

سیکرٹری مال حکیم سلطان احمد صاحب

امین حکیم ریاض احمد صاحب

کنجروڑ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ رانا عبدالحمید صاحب

سیکرٹری مال حکیم سردار علی صاحب

چک ۹۶ ۱۲-ل ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ سیکرٹری مال و امین چوہدری فتح محمد صاحب

سیکرٹری امور عامہ و اصلاح وارشاد }
" وصایا } چوہدری جان محمد صاحب

" تعلیم و محاسب - چوہدری علم الدین صاحب

دیوان سنگھ ضلع ملتان

پریذیڈنٹ - محمد عبداللہ صاحب

وائس پریذیڈنٹ اللہ دتہ صاحب

سیکرٹری مال محمد رمضان صاحب -

" امور عامہ چوہدری محمد امین صاحب

امین چوہدری عثمان غنی صاحب

چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ - چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی

سیکرٹری مال - چوہدری عبدالحق صاحب بھٹی

" امور عامہ چوہدری پیر احمد صاحب کھلی

" اصلاح وارشاد - حکیم علی حسن صاحب۔

" تعلیم چوہدری عبداللطیف صاحب

" ضیافت ماسٹر محمد اسلم صاحب

" وصایا چوہدری فتح علی صاحب

چک ۹۴ جنوبی ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال محمد خانصاحب

سیکرٹری اصلاح وارشاد ۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب

پیرو چک ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ ماسٹر چراغ محمد صاحب
سیکرٹری مال مختار احمد صاحب

گھارو ضلع ٹھٹھہ

پریذیڈنٹ محمد ایوب صاحب
سیکرٹری مال چوہدری عبدالحمید صاحب
" اصلاح وارشاد قاضی محمد اسلم صاحب ۔
آڈیٹر بشارت احمد صاحب

رلئے پور قادر آباد ۔ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری بشیر احمد صاحب
سیکرٹری مال غلام نبی صاحب
" اصلاح وارشاد چوہدری محمد الدین صاحب
" تعلیم وزراعت چوہدری نبی احمد صاحب

میرپور خاص سابق سندھ

پریذیڈنٹ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی
سیکرٹری مال مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھٹی
" امور عامہ وخارجہ خان حسین خانصاحب ۔
" اصلاح وارشاد چوہدری نور احمد صاحب
" زراعت غلام رسول صاحب

خلیل مرکز ضلع پشاور

پریذیڈنٹ ملک چراغ شاہ صاحب
سیکرٹری مال محمد جمشید صاحب

چنیوٹ ضلع جھنگ

پریذیڈنٹ چوہدری محمد چراغ صاحب
سیکرٹری مال شیخ سلطان علی صاحب
" امور عامہ سید سعید احمد صاحب
" اصلاح وارشاد مستری محمد یعقوب صاحب ۔
" تعلیم ماسٹر عبدالکریم صاحب
امام الصلوٰۃ شیخ محمد حسین صاحب

چک قزلباش ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ ماسٹر محمد صابر علی صاحب

صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ میاں عبدالحق صاحب
سیکرٹری مال میاں غلام محمد صاحب

طالب آباد ضلع نواب شاہ

سیکرٹری اصلاح وارشاد }
" تعلیم } چوہدری تاج دین صاحب

پنجیتھ ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ محمد الدین صاحب
سیکرٹری مال محمد صدیق صاحب

کھودیپہ ہونڈیکی بیریاں ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری نیک محمد صاحب
سیکرٹری مال میاں احمد دین صاحب
زراعت وامین چوہدری محمد حسین صاحب

گوکل گگلوٹیاں ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری برکت علی صاحب
سیکرٹری مال میاں عبدالغفور صاحب

چک ۵۱ / ۱۲-L ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ سردار نذر حسین صاحب
سیکرٹری مال قریشی عبدالحق صاحب
" اصلاح وارشاد ۔ چوہدری محمد عبداللہ خانصاحب
سیکرٹری تعلیم راجہ ولایت خانصاحب

ہانڈو گوجر ضلع لاہور

پریذیڈنٹ خدابخش صاحب

قبائلیوں کی تعلیمی واقتصادی ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے

پشاور ۶ مئی ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے کرم ایجنسی کے قبائلیوں کو یقین دلایا ہے کہ حکومت ان کی تعلیمی و اقتصادی ترقی اور ان کی خوشحالی سے متعلقہ سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی پوری کوشش کر رہی ہے ۔ صوبائی گورنر آج پاراچنار کے دربار میں تقریر کر رہے تھے ۔

صوبائی گورنر نے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے متعلق قبائلیوں کے اشتیاق و دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں اس مسئلہ میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں ۔ اور انشاء اللہ ہم اپنے مقصد کے حصول میں بہت جلد کامیاب ہو جائیں گے

مسٹر اختر حسین نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں قبائلیوں کی ناقابل فراموش مجاہدانہ سرگرمیوں کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہمارے قبائلی بھائی پاکستان کے دوسرے باشندوں کی طرح تمام مراعات میں برابر کے حصہ دار ہیں ۔ مسٹر اختر حسین نے کہا ” صوبائی حکومت قبائلیوں کی آسودگی و خوشحالی اور تعلیمی و اقتصادی ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہی ۔ اس سے پہلے قبائلیوں نے شکوہ کیا تھا کہ انہیں مقدس مقامات کی زیارت کے لئے پاسپورٹ حاصل کرنے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ صوبائی گورنر نے اس سلسلہ میں کہا ۔ کہ حکومت ان کی مشکلات پر ہمدردانہ غور کر رہی ہے اور عنقریب اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کئے جائیں گے ۔

مسٹر اختر حسین نے کہا ” اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو زرمبادلہ کے حصول میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن آپ کو کچھ دیر تک صبر کرنا پڑے گا ۔ کیونکہ ملک زرمبادلہ کی سخت قلت سے دوچار ہے ۔ تاہم میں مرکزی حکومت سے کہوں گا ۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو آپ کے مطالبہ پر نظر ثانی کی جائے ۔

قبائلیوں نے اپنے سپاسنامہ میں مطالبہ کیا تھا کہ مذہبی اداروں کو مستقل امدادی رقوم دی جائیں ۔ صوبائی گورنر نے اس مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ۔ ان اداروں کی امداد ہمارا مشترکہ فرض ہے ۔ میں محکمہ تعلیم سے کہوں گا کہ امداد و شمار فراہم کرنے کے بعد یہ مطالبہ پورا کرنے کا اہتمام کیا جائے ۔

سپاسنامہ میں کسٹمز کی پابندیوں کا بھی ذکر کیا گیا تھا ۔ صوبائی گورنر نے کہا ” آپ کو کسٹمز کی پابندیوں کے باعث جو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ وہ متعلقہ حکام سے صلاح و مشورہ کے بعد دور کر دی جائیں گی

سیکرٹری مال ۔۔ عنایت اللہ صاحب

چونڈہ ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری اسد اللہ خانصاحب
سیکرٹری مال رانا محمد شفیع صاحب
" اصلاح وارشاد ملک محمد شفیع صاحب ۔
" زراعت چوہدری نصر اللہ خانصاحب
امین بابو عبدالرشید صاحب
آڈیٹر چوہدری نصیر احمد صاحب

چنگا بنگیال ۔ راولپنڈی

پریذیڈنٹ چوہدری غلام سرور خاں صاحب
سیکرٹری مال منشی ننھے خانصاحب

سیکرٹری اصلاح وارشاد ۔ حافظ لال خانصاحب ۔

کراچی میں اہم صنعتی کانفرنس

کراچی ۶ مئی وزارت صنعت کے زیر اہتمام ۹ مئی کو دو روزہ صنعتی کانفرنس ہو رہی ہے اس کا افتتاح صدر جنرل محمد ایوب خاں کریں گے ۔ اس اجلاس میں ایک سو سے زائد صنعت کار ماہرین اقتصادیات اور سرکاری حکام شریک ہو کر حکومت کی صنعتی پالیسی کے علاوہ ملک میں صنعتی ترقی کے وسیع مسائل پر بحث کریں گے ۔ یہ پہلا موقع ہے کہ صنعت کاروں ، ماہرین اقتصادیات اور سرکاری حکام کی ایسی اہم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ۔ اس کانفرنس میں وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان صنعتی ترقی کے عمومی مسائل کا جائزہ پیش کریں گے ان کی تقریر کے بعد حکومت کی پالیسی پر عام بحث شروع ہو جائے گی اس کانفرنس میں چھوٹی صنعتوں ، گھریلو صنعتوں ۔ معدنی ترقیات قیمتوں پر کنٹرول ، ٹیکسوں کی مراعات قرضے کی سہولت اور ٹریڈ کمیشن کے متعلق مسائل بھی زیر بحث آئیں گے اس میں ایک مشاورتی کونسل اور مشاورتی کمیٹیاں قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور آئے گی چونکہ متعدد صنعتوں کے مسائل مختلف ہیں اس لئے متعدد صنعتوں کے لئے الگ الگ مشاورتی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی

پوشیدہ متروکہ املاک کا سراغ لگانیوالا شعبہ

لائل پور ۶ مئی ۔ باوثوق ذرائع کے مطابق پوشیدہ متروکہ املاک ۔ مبالغہ آمیز دعاوی اور ناجائز الاٹمنٹوں کا پتہ لگانے کے لئے حکومت نے محکمہ بحالیات میں سراغرسانی کا جو شعبہ قائم کیا تھا ۔ اس میں کام کرنے والے پولیس سٹاف کو واپس بلا لیا گیا ہے ۔ اور اب اس کی جگہ سی آئی اے کا سٹاف متعین کیا گیا ہے ۔

اس شعبہ نے فروری ۱۹۵۹ء میں کام شروع کیا تھا اور باخبر ذرائع کے مطابق اب تک یہ چالیس لاکھ روپے کی پوشیدہ متروکہ املاک کا سراغ لگا چکا ہے ۔

نہری تنازعہ سلجھانے کیلئے عالمی بنک کا نیا منصوبہ

بنک کے حکام ۱۶ مئی کو حکومت پاکستان سے بات چیت کریں گے

کراچی ۷ مئی پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائے سندھ کے طاس سے آنے والے پانی کے متعلق جو جھگڑا ہے اسے طے کر کے اس پانی کی تقسیم کے متعلق ایک بین الاقوامی معاہدہ مکمل کرانے کی غرض سے عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک کی قیادت میں بنک کے پانچ ارکان پر مشتمل وفد نئے پروگرام کے مطابق ۱۶ مئی کو یہاں پہنچے گا۔ اور تین دن تک حکومت پاکستان سے اپنی بات چیت جاری رکھے گا۔

مسٹر بلیک کے ساتھیوں میں بنک کے نائب صدر مسٹر ڈبلیو اے الیف اور تین انجینئر مسٹر کینن مسٹر ڈرسکو اور مسٹر کرسٹن سن شامل ہوں گے معلوم ہوا ہے کہ وفد کے حکام کراچی میں حکومت پاکستان کے حکام سے جو بات چیت کریں گے وہ اس نئے منصوبے کی بنیاد پر ہوگی۔ جو پاکستان بھارت اور عالمی بنک تینوں کے نمائندوں کے درمیان طویل بات چیت کے بعد طے پایا ہے۔ اس مقصد کے لئے تینوں کے نمائندوں کی کانفرنسیں تین سال سے مسلسل ہوتی رہی ہیں مسٹر بلیک یہ نیا منصوبہ ۱۶ مئی کو کراچی پہنچتے ہی رسمی طور پر حکومت پاکستان کو پیش کر دیں گے۔ وہ اس نئے منصوبے پر نئی دہلی میں بھارتی حکام سے بات چیت کر کے آئیں گے اور یہاں پہنچ کر پاکستانی حکام کو مطلع کر دیں گے کہ اس منصوبے کے بارے میں بھارتی حکام کا موقف کیا ہے۔

باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ اب عالمی بنک اور پاکستان و بھارت کی حکومتوں کے درمیان سہ گانہ کانفرنس صرف اس صورت میں ہوگی جب پاکستان اور بھارت کی حکومتیں اس نئے منصوبے پر اصولی لحاظ سے متفق ہوں۔ پہلے یہ پروگرام طے ہوا تھا کہ مسٹر بلیک اور ان کے ساتھی ۱۴ مئی کو کراچی پہنچیں گے۔ لیکن اب انہیں ۱۶ مئی کو کراچی آنا ہے۔ وہ ۱۹ مئی کی صبح کو واشنگٹن واپس چلے جائیں گے۔

دریں اثنا مسٹر جی معین الدین جنہوں نے واشنگٹن میں پاکستان عالمی بنک اور بھارت تینوں کے نمائندوں کی حالیہ بات چیت میں پاکستانی وفد کی قیادت کی تھی کل صبح لاہور جا رہے ہیں جہاں وہ مغربی پاکستان کے حکام سے نہری تنازعہ سے متعلق مسائل پر بات چیت اور صلاح مشورے کریں گے وہ عالمی بنک اور حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان بات چیت شروع ہونے سے قبل کراچی واپس آ جائیں گے۔

محترم مولوی غلام رسول صاحب افغان کی وفات

(بقیہ صفحہ اول)

آپ بہت نیک متقی اور عبادت گزار بزرگ تھے قرآن مجید کی تلاوت سے آپ کو خاص شغف تھا ۷ مئی ۱۹۵۹ء کو آپ کا جنازہ تنکار صاحب سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جنازہ کو کندھا بھی دیا بعد ازاں مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات بلند کرے۔ نیز پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو آمین۔

(بقیہ صفحہ ۵)

چشمہ شیریں پر لے آئیں۔

میں یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اندرون پاکستان میں جن مربی صاحبان کو اور بیرون پاکستان میں جن مبلغین کرام کو کسی رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملے وہ اپنی کارگزاری سے دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع فرماتے رہیں تاکہ ان کی کارگزاری کا ریکارڈ رکھا جائے اور دفتر کی رپورٹوں میں ان کا ذکر کیا جائے واللہ الموفق وھو المستعان

مکانوں اور دکانوں کے انتقال سے متعلق سیٹلمنٹ سکیم

(بقیہ صفحہ اول)

آپ نے بتایا کہ بڑی عمارتوں کے نیلام کا عنقریب انتظام کیا جائے گا۔ تاہم متروکہ سینماؤں کا نیلام چند ماہ بعد کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سیٹلمنٹ آرگنائزیشن کی کوشش یہ ہے کہ صوبے میں تمام اقسام کی متروکہ جائیداد کا تصفیہ بیک وقت شروع کیا جائے۔ جائیدادوں کے تصفیہ کا پروگرام ان کی اقسام کے مطابق طے کیا جائے گا جو یہ ہیں:۔ مکانات۔ دوکانیں۔ عمارتی قطعات۔ رجسٹرڈ فیکٹریاں۔ غیر رجسٹرڈ شدہ فیکٹریاں۔ بڑی عمارات اور سینما۔ ہر قسم کی جائیداد کے تصفیہ کا طریقہ۔ قانون بے خانماں اشخاص (معاوضہ و آبادکاری) مجریہ ۱۹۵۹ء (ترمیم شدہ) میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے۔

تشخیص کی پالیسی

مسٹر ریاض الدین نے مزید بتایا کہ صوبے میں دو لاکھ ایسے مکانات اور دکانیں موجود ہیں جن کی مالیت ۱۹۴۶ء کے کرایوں کی بنیاد پر ابھی تک تشخیص نہیں کی گئی۔ یہ مسئلہ بڑے شہروں کی نسبت چھوٹے شہروں میں زیادہ شدید ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ سابقہ منڈی بہاولپور کے تمام علاقوں میں تشخیص کے مکمل ریکارڈ دستیاب نہیں۔ جن مکانوں اور دکانوں کی مالیت کی تشخیص ہو چکی ہے ان کے بارے میں بھی یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ یہ کام ماضی میں سائنٹفک بنیادوں پر نہیں کیا گیا۔ کہیں زیادہ مالیت تشخیص کی گئی ہے اور کہیں کم۔ لہذا تشخیص کے نظام کو معقول بنانے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ اب تشخیص کا کام پورے مغربی پاکستان میں نہایت تیز رفتاری سے کیا جائے۔ اس کام کو چند ماہ کی مدت میں پورا کرنے کے لئے بلدیاتی اداروں اور ضلع نظم و نسق کے عملہ کا تعاون حاصل کیا گیا ہے جو محکمہ مالیات کے عملے کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ اس سلسلے میں کوئی یکساں فارمولا مرتب نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہر شہر اور قصبہ میں مالیت کی تشخیص کے سلسلے میں وہاں کے مقامی حالات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس خیال کے پیش نظر ہر شہر کیلئے تشخیص کا ایک علیحدہ فارمولا ہوگا۔ اب تک صوبہ میں چالیس شہروں کے لئے فارمولے بنائے جا چکے ہیں تاہم ایک عام معیار مقرر کر دیا گیا ہے جس کے مطابق ۱۹۴۶ء کے کرایوں کی بنیاد پر موجودہ کرایہ کی تشخیص کی جائے گی۔ یہ فارمولا تشخیص کی بنیاد پر متروکہ جائداد مہاجر دعویداروں کو منتقل کرنے کے مرحلے کے دوران میں سیٹلمنٹ پالیسی کی بنیاد پر ہوگا۔

عبوری معاوضہ کی سکیم

عبوری معاوضہ کی پالیسی جسے "تاخیر سے ادائیگی کی سکیم" کا نام دیا جاتا ہے کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر ریاض الدین نے کہا کہ مہاجرین میں یہ غلط تاثر پایا جاتا ہے کہ دعاوی کی اوسط میں تخفیف کی پالیسی حتمی ہے۔ آپ نے کہا کہ چونکہ تمام دعاوی کی تصدیق مکمل ہوئے بغیر معاوضہ کی شرح مقرر نہیں کی جا سکتی لہذا متروکہ جائیداد کا تصفیہ قانون معاوضہ کی دفعہ ۱۶ کے تحت کیا جائے گا اور انہیں اس قانون کے تحت تاخیر سے ادائیگی کی رعایت دی جائے گی سیٹلمنٹ کمشنر کی تقرری کے بعد سیٹلمنٹ سکیم کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ آبادکاری کے مراکز میں انتظامی کام کو بہتر بنانے کے لئے تین ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنروں پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی جائے یہ افسر ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کے انتظامی مسائل کا جائزہ لیں گے اور صوبہ بھر میں آبادکاری کے مراکز کیلئے یکساں طریق کار وضع کریں گے۔